Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ [illegible] پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲ صفر ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۲ صلح ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۲ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۸

حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان انتقال فرما گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

قادیان (انڈیا) سے یہ انتہائی المناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جماعتِ احمدیہ قادیان کے امیر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل جن پر ۱۸، ۱۹ جنوری ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب کو دل کے عارضہ کا شدید حملہ ہوا تھا بعمر قریباً ۸۵ برس وفات پا کر محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آج (۲۱ جنوری) خطبہ جمعہ کے آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مولوی صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو یہ دعا کرنے کی تحریک فرمائی کہ حضرت مولوی صاحب کو جن قربانیوں اور خدمات کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے اور انہیں بلند درجات عطا فرمائے۔ حضور نے نمازِ جمعہ کے بعد آپ کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی جس میں نماز جمعہ میں شامل ہونیوالے جملہ ہزارہا احباب شریک ہوئے۔

یوں تو حضرت مولوی صاحب مرحوم کی پوری زندگی ہی خدمتِ اسلام سے معمور رہی ہے لیکن تقسیم برِّصغیر کے پُرآشوب دَور میں اور اس کے بعد ۲۹ برس تک متواتر جماعتِ احمدیہ قادیان کے امیر اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظر اعلیٰ کی حیثیت سے امتیازی رنگ میں آپ کو جن اہم خدماتِ جلیلہ کی توفیق حاصل ہوئی ان کی وجہ سے آپ کا نام سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گا۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم و مغفور موضع فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی اپنے ماموں حضرت حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ (جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور ابتدائی اصحاب میں سے تھے) کے ہمراہ قادیان میں آ گئے۔ یہیں مولوی فاضل تک تعلیم پانے کے بعد سالہا سال تک پہلے مدرسہ احمدیہ کے مدرس کی حیثیت میں اور پھر اس کے ہیڈ ماسٹر بن کر خدمات سرانجام دیں۔ آپ مختلف اوقات میں بطور جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ، ناظم قضاء، سیکرٹری بہشتی مقبرہ وغیرہ عہدوں پر بھی فائز رہے۔

۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو آپ امیر مقامی مقرر ہوئے اور ۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو آپ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظر اعلیٰ بنے۔ تقسیم برِّصغیر سے پہلے بھی اور بعد میں بھی آپ کئی سالوں تک میونسپل کمیٹی قادیان کے ممبر اور پریذیڈنٹ بھی رہے۔ غرض آپ کی پوری زندگی خدمتِ سلسلہ کے لئے وقف رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو جنّت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ، بچّوں اور دیگر تمام لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۱ صلح۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ جو لوگ خدا کے وجود پر ہی ایمان نہیں رکھتے وہ تو دعا کے قائل ہو ہی نہیں سکتے لیکن جو لوگ خدا پر ایمان لاتے ہیں وہ بھی مختلف گروہوں میں منقسم ہیں۔ مثلاً بعض لوگ (جن کی اکثریت یہودیوں میں ہے) یہ سمجھتے ہیں کہ اب خدا سے ذاتی تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ بہت سے عیسائی بھی یہی سمجھتے ہیں اور مسلمانوں میں بھی ایک بڑا گروہ قضا و قدر کے ایسے معنے کرتا ہے کہ جس کے بعد دعا کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی مگر جماعت احمدیہ کے نزدیک صحیح اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ یہ تو درست ہے کہ انسان کے ساتھ خیر و شر لگی ہوئی ہے مگر خدا نے قضا و قدر کو اسباب کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اور اس کا تصرف قضا و قدر پر بھی غالب ہے۔ ظاہری اسباب کی طرح روحانی اسباب بھی اُس نے پیدا کر رکھے ہیں اور ان سب میں سے ایک بڑا سبب دعا ہے جس کے ذریعہ انسان اُسی سے ذاتی تعلق پیدا کرتا ہے اور جس کے نتیجہ میں اَن ہونی باتیں بھی وقوع پذیر ہو سکتی ہیں۔ پس ہمارا توکل، ہمارا بھروسہ اور ہماری طاقت ان دعاؤں سے وابستہ ہے جو انتہائی تضرع سے کی جائیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔

آخر میں حضور نے فرمایا بعض ایام میں دعاؤں کی خاص ضرورت ہوتی ہے۔ ملک میں انتخابات کا زمانہ بھی انہی میں شامل ہے اسلئے ملک میں انتخابات کے موجودہ نازک دَور میں ہمیں خصوصیت کے ساتھ یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اِن انتخابات کے نتائج کو قوم و ملک اور ہمارے لئے ہر لحاظ سے مفید اور بابرکت کرے اور ان کے نتیجہ میں ملک کے استحکام و ترقی اور امن و آشتی کے سامان پیدا ہوں۔ آمین

ربوہ ۲۲ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے موصولہ اطلاع یہ ہے کہ:-

بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۲ صلح۔ محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کل کی اطلاع یہ ہے کہ:-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالت کچھ بہتر ہے مگر ابھی خطرے سے باہر نہیں ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے چھوٹے صاحبزادے محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔

احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پبلشر:- مسعود احمد ۔ پرنٹر:- سید عبد الحی ۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ صلح ۱۳۵۶ ہش

۲۲ جنوری ۱۹۷۷ء

معاشرتی بُرائیوں کی بھیانک صُورتِ حال

لاہور سے شائع ہونے والے ایک اُردو روزنامہ میں خادم حسین شیخ صاحب کا ایک مضمون "استغفار اور ابرِ رحمت" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں انھوں نے معاشرہ میں پھیلی ہوئی عام برائیوں کا نہایت ہی بھیانک نقشہ کھینچا ہے۔ یہ نقشہ اِتنا بھیانک ہے کہ ایک حقیقی مسلمان کا دل اسے پڑھ کر بے اختیار خون کے آنسو بہانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ہم دل پر پتھر رکھ کر اس کا ایک حصہ یہاں درج کرتے ہیں۔ وہ رقمطراز ہیں:۔

"اگر ہم بنظرِ غائر تمام معاشرہ کا جائزہ لیں تو ہمارے چاروں طرف کسبِ حرام پَر پھیلائے نظر آئے گا۔ ہمارے علماءِ دین میں تواضع کم تصنع زیادہ ہے۔ رشوت اور بدعنوانی تمام تر رعنائیوں سے قلوب کو مسخّر کر رہی ہے۔ مُلک کے ہر گوشے میں اخلاقی قدروں کو کچلا جا رہا ہے۔ مے نوشی، قمار بازی اور فیشن پرستی ہمیں گھن کی طرح کھا رہی ہے۔ ایک معمولی کلرک سے لے کر بلند پایہ صنعت کار تک کوئی ایسا ہاتھ نہیں جو برائی کو برائی خیال کرتا ہو اور فریب کاری سے دولت سمیٹنے کے درپے نہ ہو۔ زندگی کے کسی شعبہ میں رزقِ حلال کمانے والے حضرات کم ہی نظر آئیں گے۔ تاجر ملاوٹ کا چکّر دے کر صبح و شام تجوریاں بھر رہا ہے۔ ہم کہلاتے تو مسلمان ہیں مگر ہمارے اعمال و افعال کو دیکھ کر شرمائیں یہود و ہنود۔ جب رزقِ حلال میسّر نہیں تو قحط سالی کیوں نہ مُنہ کھولے۔ امساکِ باراں کیوں نہ ہو۔"
(نوائے وقت ۱۸ جنوری ۱۹۷۷ء ص۶)

خون کے آنسو رُلانے والی یہ دردناک صورتِ حال حقیقی اسلام کی نقیض ہے۔ اگر واقعی صورتِ حال یہی ہے تو پھر سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا یہ وہ زمانہ تو نہیں جس میں ایمان نے ثریا پر اُٹھ جانا تھا کیونکہ یہ صورتِ حال اس امر پر دال ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کی بجائے شیطان کے قدم بہ قدم چلنا شروع کر دیا ہے۔ حرام مال سمیٹنے نیز بدی اور بے حیائی کے کاموں میں مشغول رہنے کی شیطان ہی ترغیب دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرہ آیات ۱۶۹، ۱۷۰)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے اس میں سے جو کچھ حلال اور پاکیزہ ہے (وہی) کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں صرف بدی اور بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اور اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ تم اللہ کے متعلق جھوٹ باندھ کر وہ بات کہو جو تم جانتے نہیں۔

یہ بتانے کے بعد کہ بدی اور بے حیائی کی تلقین شیطان ہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ شیطان کے بہکائے میں وہی آتے ہیں جو حقیقی مومن نہ ہوں کیونکہ حقیقی مومنوں پر شیطان کسی صورت بھی تسلّط حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ○ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِکُوْنَ ○

(النحل آیات ۱۰۰، ۱۰۱)

ترجمہ:۔ (سچی) بات یقیناً یہی ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اُن پر اُس کا کوئی تسلّط نہیں ہے۔ اس کا تسلّط صرف اُن لوگوں پر ہوتا ہے جو اس سے دوستی رکھتے ہیں اور جو اس کی وجہ سے شرک کرتے ہیں۔

یہ ایسی حتمی بات اور اٹل حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو شروع میں ہی خبردار کر دیا تھا کہ جو حقیقی معنوں میں اس کے مومن بندے ہوں گے اُن پر اُس کا کوئی وار بھی کارگر نہ ہو سکے گا اور وہ اس کے حقیقی بندوں کو نیکی اور تقویٰ و طہارت اور سلامت روی کے راستے سے بھٹکانے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا:

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا ○

(بنی اسرائیل آیت ۶۶)

ترجمہ:۔ جو میرے (حقیقی) بندے ہیں ان پر ہرگز تیرا تسلّط نہیں (ہو سکتا) اور (اے میرے بندے!) تیرا رب کارسازی میں (تیرے لئے) کافی ہے۔

معاشرہ میں انتہائی وسیع پیمانہ پر پھیلی ہوئی بدیوں اور بے حیائیوں کا جو دردانگیز بھیانک نقشہ خادم حسین شیخ صاحب نے پیش کیا ہے انتہائی تشویش انگیز ہے۔ اِس صورتِ حال کی اصلاح اُس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے حقیقی ایمان باللہ سے از سر نو مالا مال نہ ہوں۔ وہ ایمان باللہ سے مالا مال نہیں ہو سکتے جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب ایمان ثریا سے زمین پر واپس نہ آئے۔ اور وہ اُسی راہ سے واپس آئے گا جس کی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں نشاندہی فرمائی ہے۔

اُمّت کو ضرورت ہے اُمّت کے مسیحا کی

درکار جنوں کی ہو جس راہ میں بے باکی
آتی نہیں کام اس میں کچھ عقل کی چالاکی

بے راہروی دِل کی۔ ناعاقبت اندیشی
ہر عضو کی ناسازی اِک دِل کی ہی ناپاکی

درگاہِ محبّت میں کام آتی ہیں دو چیزیں
اِک قلب کی بیتابی اِک آنکھ کی نمناکی

آئین ہے فطرت کا آتا ہے کوئی موسیٰ
بڑھ جاتی ہے جب حد سے فرعون کی سفّاکی

بے مائیگی مِلّت کی ہے فرد کی بے وقری
ہر قطرۂ دریا سے ہے آبرو دریا کی

بے دینی و بے ادبی بے خبری و بے بصری!
اُمّت کو ضرورت ہے اُمّت کے مسیحا کی

عبد المنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب بٹالوی نے یہاں تک کہہ ڈالا کہ:-
"امت محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے بے شک وہ وارث انبیاء، ولی تھے وہ کرامت رکھتے اور برکات رکھتے تھے لیکن وہ نظر نہیں آتے۔ زیر زمین ہو گئے۔ آج اسلام اُن کرامت والوں سے خالی ہے اور ہم کو گزشتہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے ہم نہیں دکھا سکتے:"

جس دین کا صرف قصوں پہ سارا مدار ہے
وہ دین نہیں ہے ایک فسانہ گزار ہے
ہے دین وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں
خود اپنی قدرتوں سے دکھا دے کہ ہے کہاں

ایک ایمان افروز واقعہ

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی جمالی ہانسوی تحریر فرماتے ہیں کہ:-
"ایک صوفی سجادہ نشین نے مجھے خط لکھا کہ مجھے کشف قبور میں بڑا تجربہ ہے۔ اگر مرزا صاحب کو یہ طاقت ہے کہ وہ اہل قبور سے باتیں کرا سکیں تو وہ جس قبر کو میں کہوں اس سے باتیں کر کے اس کا حال دریافت کریں اور بتا دیں ورنہ میں بتلا دوں گا۔ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام سے عرض کیا اور وہ خط دکھایا۔ آپ اس خط کو سن کر بہت ہنسے اور فرمایا۔ جو حی و قیوم خدا سے روز باتیں کرتا ہے اس کو مُردوں سے باتیں کرنے کی کیا غرض ہے یا یہ فرمایا کہ کیا مطلب ہے مُردوں سے مُردے باتیں کریں اور زندوں سے زندے۔ ہم زندہ ہیں۔ ہمارا مذہب اسلام زندہ ہے ہمارا خدا حی و قیوم، زندہ خدا ہے۔"
(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۲۰۰-۲۰۱)

قبولیت دعا پر زندہ ایمان

زندہ خدا کے اس انقلابی تصور کے نتیجہ میں قبولیتِ دعا پر ایک زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ یہ زندہ ایمان اس زمانہ میں اپنے ہزاروں ناقابل تردید روحانی مشاہدات و تجربات کو پیش کر کے حضرت بانی جماعت احمدیہ نے پیدا کیا۔ آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی سے ہوگا۔
(الملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲)

حضور کی اکثر تصانیف مسئلہ دعا کی حقانیت سے بھری ہیں۔ بالخصوص برکات الدعاء اس ہولناک پر صرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے جس میں علیگڑھ تحریک کے بانی جناب سر سید مرحوم کے اس خیال کا رد کیا گیا ہے کہ دعا عبادت ضرور ہے مگر عملی طور پر اس کا ہرگز کوئی فائدہ نہیں ہے آپ نے اس کتاب میں ثابت کیا ہے کہ نہ صرف اولیاء امت کے عجائب و کرامات کا اصل منبع اور سرچشمہ دعا ہی ہے بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب عظیم بھی دعاؤں ہی کے نتیجہ میں رونما ہوا تھا چنانچہ فرماتے ہیں:-

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمّہ وغمّہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔"
(برکات الدعاء صفحہ ۱۱)

اس سلسلہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ نے پوری غیر مسلم دنیا کو یہ چیلنج بھی دیا:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار روئے زمین دعا کرنے کیلئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کریگا ..... اس لئے کہ میں اس کے رسول پر دل صدق سے ایمان لایا ہوں۔"
(چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶)

قبولیت دعا سے متعلق آپ کی تحریرات اتنی زود اثر اور اثر انگیز ہیں کہ برصغیر پاک و ہند کے نامور ادیب مصور غم علامہ راشد الخیری نے اپنے ایک رسالہ کے دیباچہ میں ان کا مالی طور پر تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"بڑی نگاہ سے اُس گروہ کی تصانیف جو دعا کا منکر ہے اور اس جماعت کی کتابیں جو دعا پر یقین رکھتی ہے دونوں گزری ہیں اس سلسلہ میں سر سید علیہ الرحمۃ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دلائل خصوصیت سے قابل توجہ ہیں متقدمین نے بھی اس مسئلہ پر کافی بحث کی ہے خدا کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے ان پاک روحوں پر جو اس میدان کے تمام خس و خاشاک پر کوالیسا صاف و پاک کر گئیں کہ صداقت کی روشنی چاروں طرف جگمگا رہی ہے۔"
(دعا میں طبع پنجم صفحہ ...)

ایک بار شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال بالقابہ نے ایک نجی مجلس میں فرمایا:-

"دعا کے بارے میں سر سید احمد خان اور مرزا صاحب نے انتہا کر دی۔ سید احمد خان پر تو علت و معلول کا خیال اس درجہ غالب تھا کہ اس وقت کے علوم طبعی کے دائرہ میں انہوں نے نیچر کا جو تصور قائم کیا اس کی رو سے یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ حوادث کی ترتیب میں کوئی ردوبدل ہو سکے ..... یوں سر سید کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ دعا سے بجز تسکین قلب اور کچھ حاصل نہیں ہوتا دوسری طرف مرزا صاحب تھے جن کا کہنا تھا کہ دعا سے سب کچھ ممکن ہے۔"

جناب سید نذیر نیازی صاحب جو اس گفتگو کے عینی شاہد ہیں لکھتے ہیں:-

"سر سید نے دعا سے انکار کیا، اور مرزا صاحب نے اثبات پر دعا کی"
(اقبال کے حضور طبع اول صفحہ ۲۹۰-۲۹۱)

(باقی)

ماہنامہ الفرقان کا آئندہ پروگرام

اہلِ قلم اصحاب سے تعاون کی درخواست

ماہ جنوری ۱۹۸۰ء سے الفرقان کا حجم ڈیوڑھا ہو گیا ہے اب عام عناوین، اثبات ہستی باری تعالیٰ اور ملحدین کے شکوک کا ازالہ، موازنہ اسلام و عیسائیت، فضائل قرآن مجید، درس الحدیث، حاصل مطالعہ، احمدیت پر معترضین کے اعتراضوں کے جواب، اخبارات و رسائل پر نظر، کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، تردید بہائیت، البیان فی تفسیر القرآن، اور تذکرات کے علاوہ ایک مستقل عنوان "سوالات کے جوابات" بھی مقرر کیا گیا ہے۔ اس عنوان کے لئے احباب پیش آمدہ سوالات بھی بھجوا سکتے ہیں جن کے جوابات نمبروار شائع ہوتے رہیں گے اور بعض سوالات کے جو جواب انہوں نے کبھی دئے ہوں وہ بھی بھجوائیں تاکہ انہیں بھی احباب کے فائدہ کے لئے شائع کیا جائے اہل قلم احباب سے اس پروگرام کی تکمیل میں تعاون کی درخواست ہے۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان)

دعائے مغفرت: میرے والد محترم میاں محمد عبداللہ صاحب آف مالو کے ضلع سیالکوٹ ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد ۱۸ جنوری ۱۹۸۰ء کو صبح ۸ بجے ۸۳ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت ہی ملنسار اور دعا گو بزرگ تھے۔ تہجد گزار تھے اور بیماری کی حالت میں بھی نماز مسجد میں ہی ادا کرتے زندگی کا کچھ حصہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ میں گزارا۔ وہاں اکثر پانچ وقت اذان مسجد میں دیتے ہر جلسہ سالانہ پر ربوہ حاضر ہوتے۔ دو سال سے ربوہ میں مقیم تھے آپ نے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے انہیں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو صبر جمیل ادا کرتے ہوئے آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

(صوفی نذیر احمد سکنہ مالو محمد آباد اسٹیٹ سندھ حال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کی امتیازی شان

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف "تاریخ احمدیت" نے ۲۷ دسمبر کو جماعت احمدیہ کے چوراسیویں جلسہ سالانہ کے پانچویں اجلاس میں "احمدیت کی امتیازی شان" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی اس کا ملخص ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

چار بنیادی عقائد

حضرات! اگر بیسویں صدی کا کوئی صداقت پسند مسلمان محقق اپنے ہاتھ میں قرآنی مشعل لے کر اٹھے اور پھر تحریک احمدیت کے عقائد و نظریات اور دوسری اہم مسلم دنیا کے خیالات و افکار کا تقابلی مطالعہ کرے تو اس کے سامنے احمدیت کی منفرد اور مثالی شان کے بے شمار پہلو آئیں گے۔

اس حقیقت کے ثبوت میں بہت سی آیات کریمہ پیش کی جا سکتی ہیں مگر میری اس تقریر کی بنیاد سورۃ بقرہ کے آخری رکوع کی ایک معرکۃ الآراء آیت ہے جس کو قدیم و جدید مفسرین نے بالاتفاق اسلامی عقائد کا نفیس اور بہترین خلاصہ قرار دیا ہے ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار

اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے:۔

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔

(البقرہ: ۲۸۶)

جو کچھ بھی اس رسول (عربی صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر وہ (خود بھی) ایمان رکھتا ہے اور (دوسرے) مومن بھی (ایمان رکھتے ہیں) یہ سب (کے سب) اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے ایک (دوسرے) کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ ہم نے (اللہ کا حکم) سن لیا ہے اور ہم اس کے (دل سے) فرمانبردار ہو چکے ہیں یہ لوگ دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔"

ایمان باللہ

اس آیت میں جن چار عقائد کو اسلام و ایمان کی بنیاد قرار دیا گیا ہے ان میں اوّل نمبر پر ایمان باللہ (اللہ پر ایمان) ہے جو اسلام کا نقطہ مرکزی ہے اور اسی کے گرد سارے مسائل چکر لگاتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے:۔

"قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ"

(یوسف: ۱۰۹)

تو کہہ یہ میرا طریق ہے کہ میں تو اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جنہوں نے سچے طور پر میری پیروی اختیار کی ہے میں اور وہ سب بصیرت پر قائم ہیں اور اللہ (سب قسم کے نقائص سے) پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

احمدیت اور علیٰ وجہ البصیرت دعوت الی اللہ

سو حضرات! علیٰ وجہ البصیرت دعوت الی اللہ، الہام اور وحی کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اسی لئے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی:۔

إِذَا تَرَكَتْ أُمَّتِي الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ حُرِمَتْ بَرَكَةَ الْوَحْيِ

(در منثور)

میری امت جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کر دے گی تو وحی کی برکت سے محروم ہو جائے گی۔

پھر فرمایا:۔

مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

(ترمذی ابواب الایمان)

اس حدیث نبوی میں یہ بتایا گیا ہے کہ تہتر فرقوں میں سے نجات یافتہ (یعنی خدا کے نزدیک مسلمان فرقہ) وہ ہوگا جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر علی وجہ البصیرت اللہ کی طرف بلائے گا۔

نیز حضرت سیدنا علی المرتضیٰ سے منقول ہے کہ

"لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا كُنُوزٌ لَيْسَتْ مِنْ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ وَلَكِنْ بِهَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ عَرَفُوا اللَّهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ وَهُمْ أَنْصَارُ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ"

(کفایت الطالب)

اللہ عزّ و جلّ کے ہاں سونے چاندی کے علاوہ اور بھی خزانے ہیں اور وہ مرد مومن ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عرفان حاصل ہوگا اور وہ مہدی آخر الزمان علیہ السلام کے انصار ہوں گے چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پُر زور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے، سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں"

(کتاب البریہ ص ۶۵)

پھر فرمایا:۔

"مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔۔۔۔ آؤ! میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے؟ وہ اسلام کے ساتھ ہے اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۱)

"کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے"

زندہ خدا کے اسلامی تصور کے خلاف نظریے

زندہ خدا کے اس شاندار اسلامی تصور کے مقابل یہ نظریہ اختراع کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک خدا تعالیٰ سے براہ راست کوئی علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ سچی خواب تک نہیں آ سکتی

(احمدیہ تحریک ص ۳۸۲)

"اور جن بزرگانِ سلف نے الہام و کشف کا دعویٰ کیا وہ عملاً منکرِ ختم نبوت تھے"

(ختم نبوت اور تحریک احمدیت)

اور محترم بانی جماعت اسلامی نے ایک بار اپنی جماعت کا تعارف ہی ان الفاظ میں کرایا کہ:۔

"دعووں اور خوابوں اور کشوف و کرامات اور شخصی تقدس کے تذکروں سے ہماری تحریک بالکل پاک ہے"

(شہادت حق ص ۳۶)

۱۸۹۶ء میں لاہور کا مشہور جلسہ اعظم مذاہب منعقد ہوا تو اس میں بانی جماعت احمدیہ نے زندہ مذہب اسلام کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا جبکہ اہلحدیث عالم جناب مولوی ابوسعید محمد حسین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ "دفتر اطفال وقف جدید" کی وصولی کی

ایک قابلِ تقلید مثال

گزشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کو چندہ "دفتر اطفال وقف جدید" کا ابتدائی ٹارگٹ (Target) ۵۰ ہزار روپے سالانہ پورا کرنے کا ارشاد فرمایا تھا جس کی تعمیل میں گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ چندہ بالغان وقفِ جدید کی طرح چندہ دفتر اطفال کے لئے بھی معاونینِ خصوصی کی تحریک کی جائے جس کے لئے فی کس ادائیگی -/۲۵ روپے یا -/۵۰ روپے یا -/۱۰۰ روپے یا اس سے زائد سالانہ ہو۔

چنانچہ محترم ملک منور احمد صاحب جاوید قائد ضلع لاہور، محترم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت لاہور، مکرم محمد صدیق صاحب شاکر سیکرٹری وقفِ جدید لاہور اور دیگر کارکنانِ جماعت و خدام اور احبابِ جماعت کی مخلصانہ کوشش، جدوجہد اور قربانی کے نتیجہ میں ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں ہی چندہ وقفِ جدید دفتر اطفال کی مد میں -/۱۸٫۲۲۷ روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ یہ کامیابی مذکورہ احباب کے لئے قابلِ صد مبارکباد اور دیگر مجالس خدام الاحمدیہ، لجنات اور جماعتوں کے عہدیداران اور احبابِ جماعت کے لئے قابلِ تقلید نمونہ ہے۔ حضور کی خدمت میں مذکورہ رپورٹ پیش کی گئی تو حضور نے تحریر فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ احسن جزاء دے۔"

احبابِ جماعت کی خدمت میں مذکورہ کارکنان، چندہ دینے والے بچوں اطفال و ناصرات اور ان کے والدین کے لئے دینی و دنیوی خیر و برکت کی دعا کی درخواست ہے۔ نیز جماعت کے جملہ انصار، خدام، اطفال، لجنات اور ناصرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس نیک نمونہ سے استفادہ کرتے ہوئے انہی لائنوں پر چندہ دفتر اطفال کے وعدہ جات اور وصولی کے لئے کامیاب جدوجہد فرمائیں۔

اس ضمن میں یہ بھی عرض ہے کہ ابھی ۱۹۷۶ء کے ابتدائی ٹارگٹ (۵۰ ہزار روپے سالانہ) کے پورا ہونے میں کسی قدر کمی باقی ہے جو احباب اور بھائیوں اور بہنوں کی فوری توجہ کی متقاضی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

معاونین خاص وقفِ جدید دفتر اطفال، جماعت احمدیہ لاہور ۱۹۷۶ء

نمبر شمار	نام طفل	ولدیت	حلقہ	وعدہ	وصولی
۱	عزیزم داؤد احمد صاحب درد	محترم محمد عیسیٰ صاحب	چھاؤنی	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۲	عزیزم سلمان احمد صاحب درد	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۳	عزیزہ امۃ الودود صاحبہ	محترم ملک منور احمد صاحب جاوید (قائد ضلع)	مغلپورہ	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۴	عزیزم نور احمد صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۵	" انس احمد صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۶	" لقمان احمد صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۷	" احمد عالم وسیم صاحب	محترم چوہدری محمد عالم صاحب	دارالذکر	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۸	" فاتح عالم صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۹	" محمود عالم صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۱۰	" منصور عالم صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۱۱	عزیزہ آصفہ عالم صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۱۲	" عامرہ عالم صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۱۳	عزیزم سراج الحق صاحب	محترم چوہدری ضیاء الحق صاحب	چھاؤنی	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۱۴	" فخر احمد صاحب	" ناصر احمد صاحب عباسی	مغلپورہ	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۱۵	" حامد نصیر صاحب	" نصیر اے شیخ صاحب	مصطفیٰ آباد	-/۲۰۰	-/۲۰۰
۱۶	" زاہد نصیر صاحب	"	"	-/۲۰۰	-/۲۰۰
۱۷	عزیزہ عائشہ امۃ الشافی صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۱۸	عزیزم زکریا نصراللہ صاحب	محترم چوہدری اعجاز نصراللہ خان صاحب	چھاؤنی	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۱۹	عزیزم کامران اعجاز صاحب	محترم اعجاز احمد صاحب	دارالذکر	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۲۰	عزیزہ زرتاشہ اعجاز صاحبہ	"	"	-/۵۰	-/۵۰
۲۱	" سنبل اعجاز صاحبہ	"	"	-/۵۰	-/۵۰
۲۲	" بشریٰ مبارکہ بٹ صاحبہ	محترم امتیاز احمد بٹ صاحب	ماڈل ٹاؤن	-/۵۰۰	-/۵۰۰
۲۳	عزیزم احمد مشہود بٹ صاحب	"	"	-/۵۰۰	-/۵۰۰
۲۴	" ادریس خاور بٹ صاحب	محترم سعید احمد بٹ صاحب	"	-/۵۰۰	-/۵۰۰
۲۵	" محمد مقصود بٹ صاحب	"	"	-/۵۰۰	-/۵۰۰
۲۶	" لقمان بابر بٹ صاحب	محترم منیر احمد بٹ صاحب	"	-/۵۰۰	-/۵۰۰
۲۷	" نوید احمد بٹ صاحب	"	"	-/۵۰۰	-/۵۰۰
۲۸	" سہیل احمد صاحب	محترم کرنل انیس احمد صاحب	کینال پارک	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۲۹	" سہیب احمد صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۳۰	عزیزہ بتول انیس صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۳۱	عزیزم زاہد اقبال صاحب	محترم میاں مبارک علی صاحب	مصری شاہ	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۳۲	" شاہد اقبال صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۳۳	عزیزہ زرقا صاحبہ	محترم بشارت محمود صاحب	اسلامیہ پارک	-/۵۰	-/۵۰
۳۴	" فاکہہ صاحبہ	"	"	-/۵۰	-/۵۰
۳۵	" عمیرہ صاحبہ	"	"	-/۵۰	-/۵۰
۳۶	" شاہدہ صاحبہ	محترم مبارک محمود صاحب	"	-/۵۰	-/۵۰
۳۷	" افشاں صاحبہ	"	"	-/۵۰	-/۵۰
۳۸	" سارہ صاحبہ	"	"	-/۵۰	-/۵۰
۳۹	" مریم صاحبہ	"	"	-/۵۰	-/۵۰
۴۰	عزیزم فہیم احمد صاحب	محترم چوہدری نصیر احمد صاحب	راجگڑھ	-/۱۰۱	-/۱۰۱
۴۱	" قمر الزمان بھٹی صاحب	" عبدالعزیز صاحب بھٹی	سمن آباد	-/۲۵۰	-/۲۵۰
۴۲	" عبداللہ خان عامر بھٹی صاحب	"	"	-/۲۵۰	-/۲۵۰
۴۳	عزیزہ رملہ صاحبہ	محترم نواب مصطفیٰ احمد خان صاحب	کینال پارک	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۴۴	" حالمہ صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۴۵	عزیزم عابد انور صاحب	محترم ملک محمد انور صاحب	چھاؤنی	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۴۶	" خالد انور صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۴۷	عزیزہ راحت انور صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۴۸	" فرحت انور صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۴۹	عزیزم مصطفیٰ نصراللہ خان صاحب	محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب (امیر جماعت احمدیہ لاہور)	"	-/۲۰۰	-/۲۰۰
۵۰	عزیزم ابراہیم نصراللہ خان صاحب	"	"	-/۲۰۰	-/۲۰۰
۵۱	عزیزہ عائشہ نصراللہ خان صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۵۲	" مسرت فرزانہ صاحبہ	محترم بشیر احمد صاحب باجوہ	شالامار ٹاؤن	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۵۳	عزیزم نصیر الدین باجوہ صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۵۴	" عدنان عاصم پاشا صاحب	محترم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب	"	-/۲۰۰	-/۲۰۰
۵۵	عزیزہ صائمہ صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۵۶	" فائزہ صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۵۷	" نمود سحر صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۵۸	عزیزم اظہر مبین صاحب	محترم ملک محمد اکرم صاحب	مغلپورہ	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۵۹	عزیزہ فوزیہ اکرم صاحبہ	"	"	-/۵۰	-/۵۰
۶۰	عزیزم عمران نصیر صاحب	بذریعہ محترم خواجہ محمد شریف صاحب	دہلی گیٹ	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۶۱	" وسیم ظفر صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۶۲	" ساجد احمد صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۶۳	" بشارت عمر شریف صاحب	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۶۴	عزیزہ فرحت شہزاد صاحبہ	"	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۶۵	" لبنیٰ صاحبہ	محترم خواجہ انعام اللہ صاحب	"	-/۱۰۰	-/۱۰۰
۶۶	" امۃ الحلیم صاحبہ	" ملک محمود احمد صاحب	مغلپورہ	-/۵۰	-/۵۰
۶۷	" ثمر شیریں صاحبہ	"	"	-/۵۰	-/۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ازدواجی زندگی میں تنازعات کے متعلق نہایت اہم اور ضروری ہدایات

فرمودہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بعض ایسے مقدمات پیش کئے گئے جن میں میاں بیوی کی طرف سے چھوٹی چھوٹی باتوں کو وجہ نزاع بنا لیا گیا تھا اور طلاق اور خلع تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نہایت افسوسناک اور ناپسندیدہ طریق کی روک تھام کے لئے ۲۱ر جون ۱۹۴۶ء کو ایک مفصل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں احباب جماعت اور قاضیانِ سلسلہ دونوں کو بہت پُرحکمت ہدایات دیں اور انہیں زوجین کے جھگڑوں کو سنجیدگی سے سلجھانے کی تلقین کی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:-

"چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے تعلقات کو خراب کرنا عقلمندی کا کام نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک، اگر بیوی میں کوئی غلطی ہے تو اس کی اخلاقی اصلاح ہونی چاہیئے لیکن اسے چھوڑ دینے پر آمادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہیڈ ماسٹر لڑکوں کو سبق دیتا ہے کیا جو لڑکے سبق نہیں یاد کرتے انہیں سکول سے نکال دیتا ہے؟ اسی طرح انسانوں میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں، کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں، کمزوریاں بھی ہوتی ہیں لیکن مومن کا کام ہے کہ ان کو دُور کرنے کی کوشش کرے اور وہ جنس جسے اللہ تعالیٰ نے مقدس بنایا ہے اسے بازار میں بکنے والی جنس نہ بنائے۔ پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اسے ایسے جھگڑے نہایت سنجیدگی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور میں قاضیوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں ایسے معاملات میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ میں قاضیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ ایسے معاملات میں وہ کسی فریق کے وکیل کو قریب بھی نہ آنے دیں اور وہ بجائے قاضی کے باپ بننے کی کوشش کریں اور لڑکے کو اپنا بیٹا سمجھیں اور لڑکی کو اپنی بیٹی سمجھیں۔ جس طرح باپ اپنے بچوں کو سمجھاتا ہے اسی رنگ میں ان کو سمجھائیں اور شریعت کے مسائل انہیں بتائیں اور انہیں طلاق اور خلع کے نقصانات بتائیں کہ اس کے عام ہونے سے قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں جن کی اولاد موجود ہوگی جب وہ بڑے ہوں گے تو ان پر کیا اثر پڑے گا کہ ہمارے ماں باپ نے معمولی سی بات پر جدائی اختیار کر لی تھی اور وہ اپنے ماں باپ سے کونسا نیک نمونہ حاصل کریں گے اور ایسی اولاد کیسے ترقی حاصل کر سکتی ہے پس یہ چیزیں اخلاق کو سنوارنے والی نہیں بلکہ اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں۔ جماعت کو ان کی اہمیت سمجھنی چاہیئے کیونکہ میرے نزدیک یہ اہم امور سے بھی بالا چیز ہے۔ جب بھی قاضی کے سامنے کوئی ایسا معاملہ پیش ہو اس کا دل کانپ جانا چاہیئے کہ کہیں میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر دوں جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو اور اسے معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جب کوئی ایسا جھگڑا ہو جائے تو نہ مرد کے ماں باپ اور نہ ہی عورت کے ماں باپ اس میں دخل دینے کی کوشش کریں اور وہ قاضی پر پورا اعتماد رکھیں۔ اگر انہیں فیصلہ میں کوئی سقم معلوم ہو تو وہ ہمیں لکھ سکتے ہیں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ فیصلہ میں واقعہ ہی کوئی سقم موجود ہے یا نہیں۔"

(مطبوعہ الفضل ۲۵ر جولائی ۱۹۴۶ء)

مرسلہ:- فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ

ضرورت رضاکار معلّمین وقفِ جدید

(مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتوں کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیشِ نظر رضاکار معلّمین وقفِ جدید کی تحریک جاری فرمائی تھی۔ بڑے ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔ آپ بھی اس نعمت سے حصہ لینے کے لئے خدا تعالیٰ سے استقامت کی دعا مانگتے ہوئے اپنے اسماء اور کوائف حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش فرمائیں۔

وقفِ جدید کی سہ ماہی تربیتی کلاس دس جنوری سے شروع ہو چکی ہے۔ آپ آئیں کہ آپ کے ذریعہ تشنہ لبوں کی سیرابی کا سامان ہو، آپ آئیں کہ آپ کے تہی دامن روحانی خزائن سے بھر دیئے جائیں تا آپ انہیں خلقِ خدا میں بانٹ سکیں، آپ آئیں کہ آپ کو اس نور سے حصہ ملے جو اللہ تعالیٰ نے جہالت اور گمراہی کی تاریکیوں کو دُور کرنے کے لئے اس زمانہ میں نازل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ ۱:- اس کلاس میں شامل ہونے والے طلباء سرمائی بستر ہمراہ لائیں نیز مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی ساتھ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہے۔

نوٹ ۲:- سہ ماہی تربیتی کلاس سے فارغ ہونے کے بعد آپ اپنے اپنے گاؤں میں رضاکارانہ طور پر تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دیں گے وباللہ التوفیق۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھیں نیز اپنا چٹ نمبر بھی ضرور تحریر کریں۔ (مینیجر الفضل)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

درخواست دعا

میرے برادرِ نسبتی میاں سعید احمد صاحب شاد معدہ کے السر کے باعث سخت بیمار ہیں۔ خون کی قے اور دست آنے کی وجہ سے تین بوتلیں خون کی لگائی جا چکی ہیں۔ آپ اپنے والد کے اکلوتے بیٹے ہیں جن کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم سال کی تخصیص کے ساتھ مع تفصیل جتنی جلدی ہو سکے مرکز میں بھجوائیں کیونکہ ۱۹۷۶ء کا حساب بند ہونے والا ہے اور مرکز میں رقوم کی اشد ضرورت ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

دُعائے مغفرت

عزیزم مکرم سیّد داؤد احمد صاحب ساجد ابن مکرم سیّد محمود احمد صاحب سکنہ موسے والا ضلع سیالکوٹ ۷ر صلح (جنوری) کو بعمر ۳۵ سال فوت ہو گئے ہیں اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجعُون۔

ان کی نعش ربوہ لائی گئی اور نماز فجر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کے والدین، بھائی اور بیوہ، چاروں بچوں اور دیگر جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے آمین۔

سیّد احمد علی
نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!
مطب
اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں!
باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں
حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل
المنار دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴